سَمّٰعُوْنَ لِلْكَذِبِ اَكّٰلُوْنَ لِلسُّحْتِ ۭ فَاِنْ جَاۗءُوْكَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ اَوْ اَعْرِضْ عَنْهُمْ ۚ وَاِنْ تُعْرِضْ عَنْهُمْ فَلَنْ يَّضُرُّوْكَ شَـيْـــًٔا ۭ وَاِنْ حَكَمْتَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ ۝ وَكَيْفَ يُحَكِّمُوْنَكَ وَعِنْدَهُمُ التَّوْرٰىةُ فِيْهَا حُكْمُ اللّٰهِ ثُمَّ يَتَوَلَّوْنَ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ ۭ وَمَآ اُولٰۗىِٕكَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ ۝

جھوٹ کے بڑے سننے والے ہیں، حرام کے بڑے کھانے والے ہیں اور اگر یہ آپ کے پاس آئیں تو (خواہ) ان کے درمیان فیصلہ کر دیجیے (خواہ) انہیں ٹال دیجیے اور اگر آپ انہیں ٹال دیں جب بھی یہ آپ کو ذرا بھی نقصان نہ پہنچا سکیں گے اور اگر آپ فیصلہ کریں تو ان کے درمیان (قانون) عدل کے مطابق فیصلہ کریں بے شک اللہ عدل کرنے والوں سے محبت رکھتا ہے ✱ اور آپ سے یہ کیسے فیصلہ کراتے ہیں درآں حالیکہ ان کے پاس توریت موجود ہے اور اس میں اللہ کا حکم (درج) ہے پھر اس کے بعد ہٹ جاتے ہیں اور یہ لوگ ہرگز ایمان والے نہیں۔ (۵/۴۲ اور ۴۳)

۴۲۔ (یہود کے متعلق فرمایا گیا کہ) یہ باطل کو کان لگا کر مزے لے کر سننے والے ہیں اور رشوت جیسی حرام چیز کو دن دھاڑے کھانے والے ہیں بھلا ان کے نجس دل کیسے پاک ہو سکتے۔ اور ان کی دعائیں اللہ تعالیٰ کیسے سنے گا۔ اگر یہ آپ کے پاس آئیں تو آپ کو اختیار ہے کہ ان کے فیصلے کریں یا نہ کریں اگر آپ ان سے منہ پھیر لیں جب بھی یہ آپ کا کچھ نہیں بگاڑ سکتے کیونکہ ان کا مقصود اتباع حق نہیں بلکہ اپنی خواہشوں کی پیروی ہے ✱ پھر فرمایا اگر آپ نے ان کے فیصلے کئے تو عدل وانصاف سے کریں گو یہ خود (یعنی یہود) خود ظالم ہیں اور عدل سے ہٹے ہوئے ہیں۔ وہ جان رکھیے کہ اللہ تعالیٰ عادل لوگوں سے محبت رکھتا ہے۔ (بحوالہ تفسیر ابن کثیر)

۴۳۔ تعجب ہے کہ یہ آپ کو پنچ بنا رہے ہیں حالانکہ ان کے پاس توراۃ موجود ہے جس کے اندر اللہ کا حکم درج ہے۔ استفہام تعجبی ہے یعنی تعجب ہے کہ یہ لوگ ایسے کو پنچ بنا رہے ہیں جس پر ان کا ایمان نہیں اور اس حکم کا فیصلہ کرا رہے ہیں جو ان کو خود معلوم ہے توراۃ میں موجود ہے یعنی زنا کا مسئلہ رکھ دیا مگر یہ اس پر عمل نہیں کرتے۔ حاصل مطلب یہ ہے کہ تحکیم سے ان کا مطلب طلب حق اور اقامت شرع نہیں بلکہ سہل حکم کی خواہش ہے خواہ وہ اللہ کا حکم نہ ہو ✱ پھر (جب آپ ان کو توراۃ کے موافق حکم دیتے ہیں تو) اس کے بعد وہ منہ پھیر جاتے ہیں (بات یہ ہے کہ) یہ ایماندار ہی نہیں ہیں اللہ کی کسی کتاب پر ایمان نہیں ہے نہ آپ کی کتاب پر، نہ توریت پر، ورنہ توریت پر عمل کرتے اور توریت کی جو آپ کی تصدیق و تائید کر رہی ہے اس پر ان کا ایمان ہوتا (تفسیر مظہری)

معنویاتِ مزید: سَمّٰعُوْنَ خوب کان لگا کر سننے والے، جاسوس ● اَلْکَذِب: جھوٹ، جھوٹی بات ● اَکّٰلُوْنَ: بڑے کھانے والے اَکّال کی جمع جس کے معنی بڑے کھانے والے کے ہیں۔ اَکّال اَکْلٌ سے جس کے معنی کھانے کے ہیں مبالغہ کا صیغہ ہے ● سُحْتٌ: حرام، اصل میں وہ چھلکا جسے جڑ سے اکھیڑ لیا جائے سحت ہے اور اسی سے سحت کا استعمال اس ممنوع عمل کے لئے ہوتا ہے کہ جس کے مرتکب کو عار دامن گیر ہو یا وہ اپنے دین و مروت کی جڑ کاٹتا ہے۔ مرتضیٰ زبیدی لکھتے ہیں "گفتگو میں یہ کبھی مکروہ کے لئے آتا ہے اور کبھی حرام کے لئے اور قرآن سے اس کا پتہ چلتا ہے" (تاج العروس شرح قاموس) ارشاد ربانی ہے اَکّٰلُوْنَ لِلسُّحْتِ (بڑے حرام کے کھانے والے ہیں) میں سحت بمعنی حرام ہے یعنی وہ چیز جو ان کے دین کا ناس کرنے والی ہے ● اَعْرِضْ: تو منہ پھیر لے، تو کنارہ کر اعراض سے امر کا صیغہ واحد مذکر حاضر ● اَلْقِسْط: اسم مصدر، انصاف ● یُحَکِّمُوْنَكَ: جمع مذکر غائب مضارع تحکیم مصدر (تفعیل) کَ ضمیر مفعول۔ آپ کو منصف بناتے ہیں آپ سے فیصلہ کراتے ہیں

● یہود اپنی ناحق شناسی، غرور، ضد اور ہٹ دھرمی کے باعث کلام حق سننے کے بجائے اپنے احبار کی جھوٹ اور باطل باتیں سنا کرتے ہیں اور حرام کھانے میں مبتلا ہیں یعنی رشوت، سود اور ممنوع اموال کھانا ان کا مشغلہ ہے ان کے احبار وغیرہ کا یہ حال ہے کہ وہ امراء کی سنتے اور غریبوں کی نہیں سنتے رشوت لے کر اپنے آپ کو حرام میں ملوث کرتے ہیں۔ بیہودہ لوگ یعنی یہود اور ان کے پیشوا کس طرح حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ہدایت یا فیصلہ لے سکتے ہیں تاہم اگر وہ لوگ حضور کو حکم بنا کر اپنا فیصلہ لینا چاہیں تو رب بے اختیار خالق کونین نے حضور اکرم ﷺ کو عطا فرمایا ہے کہ آپ چاہیں تو ان کا فیصلہ فرمائیں یا ان کے حکم یا بیچ بننے سے انکار فرما دیں۔ اللہ پاک نے اپنے حبیب ﷺ کو یہ اطمینان اور تسکین دی ہے کہ وہ آپ کا کچھ بگاڑ نہیں سکتے کیوں کہ اللہ تعالیٰ آپ کا حامی، ناصر و حافظ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے بعد ارشاد فرمایا کہ اور اگر ان میں فیصلہ فرماؤ تو انصاف سے فیصلہ کرو۔ اس آیتِ شریفہ کی روشنی میں یہ حکم و ہدایت ہے کہ بیچ بننے والوں کو چاہیے کہ فیصلہ حق و انصاف سے کریں کسی کی کسی طرح رو رعایت نہ ہو اللہ تعالیٰ عادل اور انصاف کرنے والوں کو محبوب رکھتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا "انصاف کرنے والے اللہ کے پاس نور کے ممبروں پر ہوں گے (مسلم) حضرت عمر بن خطاب کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "قیامت کے دن اللہ کے نزدیک سب سے اعلیٰ مرتبہ والا منصف خوش اخلاق حاکم ہوگا

• یہود کے پاس جب فرمانِ خداوندی تورات موجود ہے تو پھر تعجب اس پر ہے کہ وہ تورات کے احکام پر عمل کیوں نہیں کرتے اور اپنے فیصلوں کے لئے حضور علیہ السلام کے پاس کیوں چلے آتے ہیں۔ ظاہر ہے کہ وہ لوگ دولت مند اور بااثر مجرموں سے مال حرام رشوت لے کر چاہتے ہیں کہ انہیں سخت اور عبرت ناک سزاؤں سے بچالیں۔ حیرت ہے کہ وہ اس رسولِ برحق خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آرہے ہیں جن پر ان کا ایمان نہیں۔ یہ لوگ نہ تو قرآن پر ایمان رکھتے ہیں اور نہ تورات پر ان کا ایمان ہے وہ اپنا مفاد چاہتے ہیں وہ مومن ہی نہیں ہیں۔ اگر ایمان رکھتے تو راست بازوں کے ساتھ احکامِ حق کا اظہار و اعلان کرتے اور اسے مان لیتے۔ ظاہر ہے وہ رسول اللہ کے حقانی فیصلہ کو بھی ماننے والے نہیں۔ فیصلہ سن کر انکار کردیں گے۔ کیوں کہ آپ کا فیصلہ وہی ہوگا جیسا کہ تورات میں بھی ہے کہ زانی کو سنگسار کردیا۔ یہود کو احکامِ خداوندی پر ایمان نہیں لہذا وہ یہ فیصلہ حق کیسے قبول کرتے

إِنَّآ أَنزَلْنَا التَّوْرَاةَ فِيهَا هُدًى وَّنُورٌ ۚ يَحْكُمُ بِهَا النَّبِيُّونَ الَّذِينَ
أَسْلَمُوا لِلَّذِينَ هَادُوا وَالرَّبَّانِيُّونَ وَالْأَحْبَارُ بِمَا اسْتُحْفِظُوا
مِن كِتَابِ اللَّهِ وَكَانُوا عَلَيْهِ شُهَدَآءَ ۚ فَلَا تَخْشَوُا النَّاسَ وَاخْشَوْنِ
وَلَا تَشْتَرُوا بِآيَاتِي ثَمَنًا قَلِيلًا ۚ وَمَن لَّمْ يَحْكُم بِمَآ أَنزَلَ اللَّهُ
فَأُولَٰٓئِكَ هُمُ الْكَافِرُونَ ○ وَكَتَبْنَا عَلَيْهِمْ فِيهَآ أَنَّ النَّفْسَ بِالنَّفْسِ
وَالْعَيْنَ بِالْعَيْنِ وَالْأَنفَ بِالْأَنفِ وَالْأُذُنَ بِالْأُذُنِ وَالسِّنَّ بِالسِّنِّ وَالْجُرُوحَ
قِصَاصٌ ۚ فَمَن تَصَدَّقَ بِهِ فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَّهُ ۚ وَمَن لَّمْ يَحْكُم بِمَآ أَنزَلَ اللَّهُ
فَأُولَٰٓئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ ○

بے شک اتاری ہم نے تورات جس میں ہدایت اور نور ہے، حکم دیتے رہے اس کے مطابق
انبیاء جو (سب) فرمانبردار تھے یہودیوں کو اور (اسی کے مطابق حکم دیتے رہے)
اللہ والے اور علماء اس واسطے کہ محافظ ٹھہرائے گئے تھے اللہ کی کتاب کے اور وہ تھے
اس پر گواہ لہٰذا نہ ڈرا کرو لوگوں سے اور ڈرا کرو مجھ سے اور نہ بیچا کرو میری آیتوں
کو تھوڑی سی قیمت سے اور جو فیصلہ نہ کرے اس (کتاب) کے مطابق جسے نازل فرمایا
اللہ نے تو وہی لوگ کافر ہیں * اور ہم نے لکھ دیا تھا یہود کے لئے تورات میں (یہ حکم) کہ
جان کے بدلے جان، آنکھ کے بدلے آنکھ، ناک کے بدلے ناک، کان کے بدلے کان
اور دانت کے بدلے دانت اور زخموں کے لئے قصاص تو جو شخص معاف کر دے بدلا تو
یہ معافی کفارہ بن جائے گی اس کے گناہوں کا۔ اور جو فیصلہ نہ کرے اس (کتاب) کے
مطابق جسے اتارا اللہ نے تو وہی لوگ ظالم ہیں۔ (۵/ ۴۴ اور ۴۵)

۴۴۔ اللہ تعالیٰ نے تورات کی حقیقت اور تعریف بیان فرمائی جو اس نے اپنے برگزیدہ رسول حضرت
موسیٰ بن عمران علیہ السلام پر نازل فرمائی تھی کہ اس میں ہدایت اور نورانیت تھی۔ انبیاء جو اللہ کے
زیر فرمان تھے اسی پر فیصلہ کرتے رہے یہودیوں میں انہی کے احکام جاری کرتے رہے تبدیل اور
تحریف سے بچتے رہے اور ربانی یعنی عابد علماء اور احبار یعنی ذی علم لوگ بھی اسی روش پر
رہے کیونکہ انہیں یہ پاک کتاب سونپی گئی تھی اور اس کے اظہار کا اور اس پر عمل کرنے کا انہیں
حکم دیا گیا تھا اور وہ اس پر گواہ و شاہد تھے۔ اب تمہیں چاہیے کہ بجز اللہ کے کسی اور
سے نہ ڈرو، ہاں قدم قدم اور لمحہ لمحہ خوف الٰہی رکھو اور میری آیتوں کو تھوڑے تھوڑے
مول پر فروخت نہ کیا کرو جان لو کہ اللہ کی وحی کو جو نہ مانے وہ کافر ہے۔ (تفسیر ابن کثیر)

کہ جس طرح آنکھ سے فطرت اشک ابلتے ہیں اسی طرح چشمہ سے پانی ابلتا ہے اس کا جمع عیون ہے ○

۴۵ - تورات وغیرہ آسمانی کتابوں میں عبادات، معاملات، سیاسیات تمام چیزوں کے احکام تھے مگر سیاسیات بہت اہم تھے کہ ان سے عالم کا نظام ملک کا انتظام قائم ہے۔ اس آیت کریمہ میں ارشاد ہوا کہ یہود نے تورات کے سیاسی احکام بھی بدل ڈالے تو معاملات و عبادات کا کیا پوچھنا جیسا کہ فرمایا گیا کہ اے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم ہم نے ان اسرائیلیوں پر تورات میں یہ لازم فرمایا تھا کہ ایک جان کے عوض ایک جان کو قتل کرو یعنی ظالم قاتل کو اور آنکھ کے عوض آنکھ پھوڑو، ناک کے عوض ناک کاٹو، کان کے عوض کان کاٹو اور دانت کے عوض دانت نکالو ان کے علاوہ تمام قابل قصاص زخموں کا قصاص ہے۔ مگر چونکہ یہ حق العبد ہے اس لیے قانون یہ ہے کہ اگر مقتول کے ورثہ یا مقطوع خود اپنے ظالم کو قصاص معاف کردیں تو یہ معافی قاتل و قاطع کا کفارہ بن جاوے گی کہ اس معافی سے نہ اس ظالم پر قصاص رہا نہ گناہ، حکم تورات تو یہ تھا۔ ان اسرائیلیوں نے اس قصاص میں اس قدر کی کہ معاذ اللہ عورت و مرد کے درمیان قصاص ختم کردیا اعلیٰ شریف مقتول کے عوض دو دو آدمی مارنے لگے اور غریب ذلیل مقتول کا قصاص ہی اڑا دیا جیسے ان لوگوں نے رجم وغیرہ سزاؤں میں بہت ترمیم و تبدیلی کردی اس سے بڑھ کر قصاص کے احکام میں ہیر پھیر کر ڈالا جو حاکم، جج، عالم جو شخص بھی اللہ کے اتارے ہوئے احکام نافذ نہ کرے یا اسے غلط سمجھے وہ بڑا ظالم اور کافر ہے۔ احکام الٰہی سے انکار کفر ہے یہ انکار کوئی بھی کرے کافر رہتا ہے (بحوالہ تفسیر نعیمی)

مفردات مزید: اِنَّا بے شک، ہم ٥ اَنْزَلْنَا ہم نے اتارا، ہم نے نازل کیا۔ اِنْزَالٌ سے ٥ تَوْرٰىةَ تورات اس آسمانی کتاب کا نام ہے جو حضرت موسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئی تھی۔ علامہ زمخشری کی رائے میں تو راۃ اور انجیل دونوں عجمی لفظ ہیں۔ قاضی بیضاوی نے بھی انہی کی تحقیق کو مسلم رکھا ہے ٥ رَبّٰنِيُّوْنَ زاہد، خدا پرست، درویش، اللہ والے، مربی، مرشد خلق رَبَّانِیٌّ کی جمع بحالت رفع ٥ اَحْبَارُ علماء۔ حِبْرٌ کی جمع ٥ تَخْشَوُا تم ڈرو ٥ تَشْتَرُوْا تم خریدو، تم مول لو ٥ ثَمَنٌ مول، قیمت، اسم ہے، بیچنے والا جو کچھ فروخت شدہ چیز کے مقابلہ میں لیتا ہے خواہ زر نقد ہو یا سامان اس کا نام ثمن ہے اور ہر وہ چیز جو کسی چیز کے عوض میں حاصل ہو وہ اس کا ثمن کہلاتا ہے ٥ اَلنَّفْسَ اسم مفرد معرفہ منصوب جان مراد شخص ٥ عَيْنٌ آنکھ، چشم، چشمہ، گنڈہ۔

قرآن پاک میں اس لفظ کا استعمال ان ہی دو معنی میں ہوا ہے ورنہ یہ بہت سے مختلف معانی میں مستعمل ہے امام راغب کے نزدیک اس کے اصل معنی آنکھ کے ہیں اور دیگر معانی میں اس کا استعمال بطور استعارہ ہے چنانچہ ان کے خیال میں چشمہ کو جو عین کہتے ہیں وہ اسی تشبیہ کی بنا پر کہتے ہیں کہ جس طرح آنکھ سے قطرات اشک ابلتے ہیں اسی طرح چشمہ سے پانی ابلتا ہے اس کی جمع عیون ہے ٥

اَنْفَ ناک ○ اُذُنْ کان ۔ اور مجازاً اس شخص کو بھی کہتے ہیں جو کان لگا کر سنے اور سن کر مانے ○
سِنَّ دانت ○ جُرُوْحَ زخم، جرحٌ کی جمع جس کے معنی زخم کے ہیں ○ قِصَاصٌ بدلہ، قتل کا بدلہ
قتل قاتل ۔ ہر عضو کا بدلہ عضو، ہر چوٹ کا بدلہ ویسی ہی چوٹ، ادب کی چیزوں کے احترام میں مساوات
یعنی ماہ حرام میں اگر دشمن قتال کرے اور اس کی حرمت کا لحاظ نہ کرے تو تم بھی دفاعی جنگ کرو ۔

• انبیاء تورات کے ذریعے سے یہودیوں کے کفر کی وجہ سے ان کے خلاف حکم دیتے تھے کیونکہ تورات کا فیصلہ یہودیوں کے خلاف یہ تھا کہ جب کوئی رسول عہد الٰہی کتاب کی تصدیق کرنے والا آئے تو اس کو ضرور ماننا اور اس کی مدد کرنا ✱ اس آیت میں انبیاء سے مراد وہ انبیاء بنی اسرائیل ہیں جو حضرت موسیٰؑ کے بعد آئے تھے اور ان کو حکم دیا گیا تھا کہ تورات کے احکام پر عمل کریں۔ وہ انبیاء مراد نہیں ہیں جو احکام تورات پر عمل کرنے پر مامور نہ تھے جیسے حضرت عیسیٰؑ اور حضور اکرم محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

✱ اہل یعنی زاہد اور اللہ والے اپنے متوسلین کے اخلاق کو درست کرنے اور دلوں کو صاف وشستہ بنانے کے لئے تورات کے مطابق حکم دیتے تھے اور ماہر علماء بھی۔ کیونکہ علماء کو تورات کی نگہداشت اور اس کے مطابق عمل کرنے کا حکم دیا گیا تھا۔ یعنی اور عمل نہ کرنے کی ممانعت اور الفاظ میں کتابت حمایت اور معنی میں رد و بدل سے باز داشت کر دی گئی تھی۔ اور وہ اس بات پر اقرار ل ہوتے تھے لوگوں کو کتاب کی تعلیم دیتے تھے اور صاف صاف بیان کرتے تھے لہٰذا اے حکام اگر تمہارے فیصلے لوگوں کے مقصد کے خلاف ہوں تو پرواہ نہ کرو۔ تم لوگوں سے نہ ڈرو حکم الٰہی پر اگر میری کتاب و احکام کو ترک کرنے کے ضمن میں مجھ سے ڈرو ✱ حضرت ابن عباسؓ نے کا یہ قول ہے کہ اگر آدمی آدمی سے ڈرے تو اس شخص پر اسی آدمی کو مسلط کیا جاتا ہے جس سے وہ ڈرتا ہے اور اگر آدمی اللہ کے سوا کسی سے نہ ڈرتا ہو تو اللہ اپنے سوا کسی کو اس پر حاوی نہیں دیتا اور جو آدمی آدمی سے امید رکھتا ہے اس کو اسی سے وابستہ کر دیا جاتا ہے اور اگر اللہ کے سوا کسی سے امید نہ رکھے تو اللہ اپنے سوا کسی کے سپرد اس کو نہیں فرماتا ✱ حکم پر اثر اللہ کے احکام کے مقابلہ میں رشوت وغیرہ نہ لو۔ اور جس نے اللہ کے احکام کی توہین کی اور ان کا انکار کرتے ہوئے ان کے مطابق حکم نہ دیا وہ ہی کافر ہے۔

• اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ ہم نے فرض کیا ان یہودیوں پر اسی تورات میں کہ نفس کا بدلہ نفس ہے یعنی جب کوئی کسی کو ناحق قتل کر دے تو اس کے عوض وہ قتل کیا جائے اور کان کاٹا جائے کان کے عوض (جب کہ ظلم کے طور پر کسی نے کسی کا کان کاٹا) اور دانت اکھاڑے جائیں دانت اکھاڑنے پر جب کہ کوئی کسی کے دانت ظلم کے طور پر اکھاڑے اور زخموں میں بھی بدلہ ہے پس جو شخص مستحق ہو اپنی خوشی سے قصاص معاف کر دے پس اس کا معاف کرنا اس معاف کرنے والے کے لئے کفارہ ہوگا کہ اللہ تعالیٰ اس کے گزشتہ گناہ معاف کر دے گا۔ اور جو احکام و شرائع کا فیصلہ اللہ تعالیٰ کے نازل کردہ ارشادات کے مطابق نہیں کرتا پس وہی لوگ ظالم ہیں یعنی بہت بڑے ظالم اور اللہ تعالیٰ کے متعین کردہ حدود سے تجاوز کرنے والے اور شے کو اپنی اصل جگہ سے ناموزوں جگہ پر رکھنے والے ہیں۔

وَقَفَّيْنَا عَلٰٓى اٰثَارِهِمْ بِعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ
التَّوْرٰىةِ ۪ وَاٰتَيْنٰهُ الْاِنْجِيْلَ فِيْهِ هُدًى وَّنُوْرٌ ۙ وَّمُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ
يَدَيْهِ مِنَ التَّوْرٰىةِ وَهُدًى وَّمَوْعِظَةً لِّلْمُتَّقِيْنَ ۝ وَلْيَحْكُمْ اَهْلُ الْاِنْجِيْلِ
بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فِيْهِ ؕ وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ
هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۝

اور ہم نے ان کے پیچھے عیسیٰ بن مریم کو بھیجا تصدیق کرنے والے اپنے سے قبل کی کتاب یعنی تورات کے
اور ہم نے انھیں انجیل دی جس میں ہدایت اور نور ہے ۔ تصدیق کرنے والی اپنے سے قبل کی کتاب یعنی
تورات کی اور پرہیزگاروں کے لئے ایک ہدایت اور نصیحت * اور اہل انجیل پر بھی لازم ہے کہ
اللہ نے جو کچھ اس میں نازل کیا ہے اس کے مطابق فیصلہ کریں اور جو کوئی اللہ کے نازل کئے ہوئے
ہوئے (احکام) کے مطابق فیصلہ نہ کرے تو ایسے ہی لوگ نافرمان ہیں ۔ (۵/۴۶ اور ۴۷)

ہوئے ۔ انبیاء بنی اسرائیل کے پیچھے ہم عیسیٰ (علیہ السلام) نبی کو لائے جو تورات پر ایمان رکھتے تھے
اس کے احکام کے مطابق لوگوں میں فیصلے کرتے تھے ہم نے انھیں بھی اپنی کتاب انجیل دی جس میں حق کی
ہدایت تھی اور شبہات اور مشکلات کی توضیح تھی اور اگلی خدائی کتابوں کی موافقت تھی ہاں چند
مسائل جن میں یہودی مختلف تھے ان کے صاف فیصلے اس میں موجود تھے جیسے قرآن پاک میں اور ظاہر ہے
کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا میں تمہارے لئے بعض چیزیں حلال کروں گا جو تم پر حرام کر دی گئی تھیں
ہیں اسی لئے علماء کا مشہور مقولہ ہے کہ انجیل نے تورات کے بعض احکام منسوخ کر دیے ہیں ۔ انجیل سے
پارسا لوگوں کی رہنمائی اور وعظ و پند ہوتی تھی کہ وہ نیکی کی طرف رغبت کریں اور برائی سے بچیں (ابن کثیر)
ہے لم ۔ "اور انجیل والوں کو چاہیئے کہ جو کچھ اللہ تعالیٰ نے اس میں نازل کیا ہے اس کے مطابق حکم دیا کریں اور
جو کوئی اس چیز کا حکم نہ دے کہ جس کو اللہ تعالیٰ نے نازل کیا ہے سو وہی بدکار ہے" یعنی جو دلائل
تمہاری کتابوں میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت پر دال ہیں تم ان کے موافق حکم دو ورنہ
دعوے کے موجب تم فاسق ہو کافر اور فاسق اور ظالم تین وصف اللہ تعالیٰ کے حکم پر عمل نہ کرنے والے
کے بلحاظ حقوق اللہ و حقوق العباد فرمائے (تفسیر حقانی)

لغویات مزید: قَفَّيْنَا جمع متکلم ماضی معروف ۔ پیچھے بھیجا، پیچھے کر دیا ● اٰثَارِهِمْ ان کے نشانات
ان کے نشانات قدم، ان کے پیچھے پیچھے ۔ آثار ۔ مضاف ھم ضمیر جمع مذکر غائب مضاف الیہ ● مُصَدِّقًا
اسم فاعل واحد مذکر مصدر تصدیق (تفعیل) سچا ماننے والا، سچا کہنے والا ● يَدَيْهِ تثنیہ مجرور
مضاف ہ ضمیر مضاف الیہ، اس کے آگے، سامنے، موجود، اس سے پیشتر ۔ اپنے ہاتھوں کو ● اٰتَيْنٰهُ

دلائل فطریہ۔ براہین عقلیہ۔ ایمان یہ سب چیزیں بجائے خود ہدایت بھی ہیں اور ہادی بھی۔ مختلف قرائن
سے مختلف معانی کی تعیین ● نور روشنی۔ قرآن مجید کی مختلف آیات میں مراد مختلف ہے۔ ایمان کی روشنی،
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پاک، قرآن مجید کی روشنی، شریعت و براہین قطعیہ کی روشنی،
اسلام کی روشنی، ہدایت کی روشنی، تجلی حق، توحید و اعمال صالحہ کی روشنی، نور بمعنی منور یعنی روشن کرنے
والا دوسروں کو روشنی عطا کرنے والا، قرآن، ہدایت وغیرہ ● مَوعِظَةً نصیحت

● حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد سلسلہ نبوت جاری رہا مختلف اوقات میں انبیاء مبعوث ہوتے
رہے ان کے پیچھے اور ان کے نقش قدم پر حضرت عیسیٰ تشریف لے آئے انہوں نے تورات کی تصدیق
کی انہیں انجیل دی گئی وہ بھی تورات کی طرح سراپا ہدایت و نور تھی یعنی اس میں پرہیزگاروں کے لئے
نصیحت تھی۔

● حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا انبیاء بنی اسرائیل میں سب کے بعد آنا، آپ کا ابن مریمؑ ہونا، حضرت
عیسیٰؑ کا تورات کی تصدیق فرمانا اور خود ان پر انجیل کا نزول ان صفات عالیہ کا ذکر شریف
ہونے کے ساتھ ساتھ انجیل شریف کے خصائص مذکور ہوئے ہیں کہ اس میں ہدایت ہونا، نور ہونا،
تورات کی تصدیق، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارت اور پرہیزگاروں کے لئے نصیحت فرمایا جانا۔
پہلے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے صفات بیان فرمائے تھے پھر انجیل کے اوصاف کا ذکر ہوا * تورات کی
عظمت و فضیلت اور اہمیت کے بارے میں یہ ارشاد کہ اس میں ہدایت و نور ہے اور عطائے ربانی ہے
پھر اس کے بعد اس حقیقت کو واضح فرمایا گیا کہ حضرات انبیاء کرام تورات کے احکام قوموں میں جاری
و نافذ کرتے رہے اور علماء ربانی اس کی حفاظت پر مامور رہے اسی طرح انجیل نے بھی تورات
کی تصدیق و تائید کے ساتھ ہدایت اور عقائد صحیح کی تعلیم دی ہے اور درست اعمال کی رہبری کا
فریضہ بھی انجام دیا ہے۔ اس ہدایت میں اہم پہلو حضور خاتم النبیین محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم
کی بعثت شریفہ کی بشارت بھی ہے اور نصیحت بھی ہے * انجیل کے ماننے والوں کو پابند فرمایا گیا کہ
وہ اللہ کے اتارے ہوئے احکام کو جاری و نافذ کریں اور اس نبی آخر الزماں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
پر ایمان لے آئیں۔ زانی کو رجم قاتل کو قتل کریں اور اگر کوئی اللہ کے نازل کردہ احکام کے بجائے
اپنے خود ساختہ قوانین کو حق سمجھے وہ فاسق ہے *

وَاَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ الْكِتٰبِ وَ
مُهَيْمِنًا عَلَيْهِ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَهُمْ عَمَّا
جَآءَكَ مِنَ الْحَقِّ ۭ لِكُلٍّ جَعَلْنَا مِنْكُمْ شِرْعَةً وَّمِنْهَاجًا ۭ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ
لَجَعَلَكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّلٰكِنْ لِّيَبْلُوَكُمْ فِيْ مَآ اٰتٰىكُمْ فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرٰتِ ۭ اِلَى اللّٰهِ
مَرْجِعُكُمْ جَمِيْعًا فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ (۴۸) وَاَنِ احْكُمْ بَيْنَهُمْ
بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَهُمْ وَاحْذَرْهُمْ اَنْ يَّفْتِنُوْكَ عَنْۢ بَعْضِ مَآ
اَنْزَلَ اللّٰهُ اِلَيْكَ ۭ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاعْلَمْ اَنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ اَنْ يُّصِيْبَهُمْ بِبَعْضِ ذُنُوْبِهِمْ ۭ
وَاِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ لَفٰسِقُوْنَ (۴۹) اَفَحُكْمَ الْجَاهِلِيَّةِ يَبْغُوْنَ ۭ وَمَنْ اَحْسَنُ مِنَ اللّٰهِ
حُكْمًا لِّقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ (۵۰)

اور (اے محبوب!) ہم نے تمہاری طرف سچی کتاب اتاری اگلی کتابوں کی تصدیق فرماتی اور ان پر محافظ و گواہ تو ان میں فیصلہ کرو اللہ کے اتارے سے اور اے سننے والے ان کی خواہشوں کی پیروی نہ کرنا اپنے پاس آیا ہوا حق چھوڑ کر ہم نے تم سب کے لئے ایک شریعت اور راستہ رکھا اور اللہ چاہتا تو سب کو ایک ہی امت کر دیتا مگر منظور یہ ہوا کہ جو کچھ تمہیں دیا اس میں تمہیں آزمائے تو بھلائیوں کی طرف سبقت چاہو تم سب کا پھرنا اللہ ہی کی طرف ہے تو وہ تمہیں بتا دیگا جس بات میں تم جھگڑتے تھے۔ اور یہ کہ اے مسلمان اللہ کے اتارے پر حکم کر اور ان کی خواہشوں پر نہ چل اور ان سے بچتا رہ کہ کہیں تجھے لغزش نہ دے دیں کسی حکم میں جو تیری طرف اترا پھر اگر وہ منہ پھیریں تو جان لو کہ اللہ ان کے بعض گناہوں کی سزا ان کو پہنچایا چاہتا ہے اور بے شک بہت آدمی بے حکم ہیں۔ تو کیا جاہلیت کا حکم چاہتے ہیں اور اللہ سے بہتر کس کا حکم یقین والوں کے لئے (۵/۴۸-۵۰)

۴۸) - تورات و انجیل کی ثناء و صفت اور تعریف و مدحت کے بعد اب قرآن عظیم کی بزرگی بیان ہو رہی ہے کہ ہم نے اسے حق و صداقت کے ساتھ نازل فرمایا ہے یقیناً یہ اللہ وحدہ لا شریک لہ کی طرف سے ہے اور اسی کا کلام ہے۔ یہ تمام سابقہ آسمانی کتابوں کو سچا بتاتا ہے اور ان کتابوں میں بھی اس کی صفت و ثناء موجود ہے اور یہ بھی بیان ہے کہ یہ پاک اور آخری کتاب آخری اور افضل رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر اترے گی۔ پس ہر دانا شخص اس پر یقین رکھتا ہے اور اسے مانتا ہے۔ اور یہ کتاب ان اگلی کتابوں

کی امین ہے یعنی اس میں جو ہے وہی اگلی کتابوں میں تھا۔ اب اس کے خلاف کوئی کہے فلاں کتاب یوں ہے تو یہ غلط ہے۔ یہ ان کی سچی گواہ اور انہیں گھیر لینے والی اور سمیٹ لینے والی ہے جو جو اچھائیاں پہلے کی تمام کتابوں میں مل کر تھیں وہ سب اس آخری کتاب میں یکجا موجود ہیں اسی لئے یہ سب پر حاکم اور سب پر مقدم ہے۔ (تفسیر ابن کثیر)

تو ان میں فیصلہ کرو اللہ کے اتارے سے یعنی جب اہل کتاب اپنے مقدمات آپ کی طرف رجوع کریں تو آپ قرآن پاک سے فیصلہ فرمائیں۔ فروع و اعمال ہر ایک کے خاص ہیں اور اصل دین میں سب ایک حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ نے فرمایا کہ ایمان حضرت آدم علیہ السلام کے زمانے سے یہی ہے کہ "لا الہ الا اللہ" کی شہادت اور جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے آیا اس کا اقرار کرنا اور شریعت و طریق ہر امت کا خاص ہے۔

"اور اللہ چاہتا تو تم سب کو ایک ہی امت کر دیتا مگر منظور یہ ہے کہ جو کچھ تمہیں دیا اس میں تمہیں آزمائے" اور امتحان میں ڈالے تاکہ ظاہر ہو جائے کہ ہر زمانہ کے مناسب جو احکام دیئے کیا تم ان پر اس یقین و اعتقاد کے ساتھ عمل کرتے ہو کہ ان کا اختلاف مشیت الٰہیہ کے اقتضاء سے حکمت بالغہ اور دینوی و اخروی مصالح نافعہ پر مبنی ہے یا حق کو چھوڑ کر ہوائے نفس کی اتباع کرتے ہو۔ (تفسیر ابو السعود۔ حاشیہ کنز الایمان)

۴۹) مسلمانوں کو آگاہ کیا جا رہا ہے کہ اہل کتاب خود تو احکام الٰہیہ سے منہ موڑ چکے تھے اور اپنی کتابوں سے رشتہ توڑ چکے تھے لیکن اب وہ یہ بھی گوارا نہیں کر سکتے کہ تم ہدایت کی راہ پر چلو اس لئے وہ طرح طرح کے شبہات قسم قسم کے اعتراضات اور گوناگوں وسوسوں سے تمہیں بھی اپنے دین سے برگشتہ کرنے کی بھرپور کوشش کریں گے۔ خبردار ان کے جال میں پھنس کر اللہ کے دین قیم کی رسی چھوڑ نہ دینا۔ (ضیاء القرآن)

۵۰) کیا اب بھی وہ یہی جاہلیت کے دور کے فیصلے کرانا چاہتے ہیں بے وقوف یہ نہیں جانتے کہ رات گزر چکی سویرا ہو گیا نبوت کا سورج افق عالم پر چمک گیا اب ایسی اندھیر گردی کیسے ہو سکتی ہے آپ کا حکم اللہ کا حکم ہے اور اللہ سے بہتر کس کا حکم ہو سکتا ہے مگر یہ عقیدہ تو ایمان والوں کا ہے۔ بے دین تو اللہ کے مقابل اپنے نفس کے حکم کو ترجیح دیتے ہیں۔ (اشرف التفاسیر)

مفہومات مزید: "مهیمنا" نگران، محافظ ٭ "تتبع" تو اتباع کرے، تو پیروی کرے ٭ "اهواءهم" ان کی خواہشیں ٭ "شريعة" دستور "شرعۃ" سے اہم ہے، امام راغب لکھتے ہیں "شرع" کے معنی ہیں صاف راستہ پر چلنے کے، کہا جاتا ہے شرعت طریقا اور شرع مصدر ہے، بعد میں اسے طریق واضح (صاف راستہ) کا اسم قرار دیا گیا چنانچہ "شرع، شرع" اور "شريعة" استعمال ہونے لگا نیز طریقہ الٰہیہ کے لئے اس کا استعارہ کر لیا گیا....

* "منهاجا" اسم آلہ مفرد کھلا ہوا راستہ - روشن کشادہ راستہ، راستہ کشادہ اور صاف ہونا اور اس پر چلنا کپڑے کا پرانا ہونا، کپڑے کو پرانا کرنا * "امة" امت، جماعت، مدت، طریقہ، دین، ہر وہ جماعت جس میں کسی قسم کا کوئی رابطہ، اشتراک موجود ہو، اسے امت کہا جاتا ہے - خواہ یہ اتحاد مذہبی وحدت کی بناء پر ہو یا جغرافیائی اور دوسری... اور خواہ اس رابطہ میں امت کے اختیار کو دخل ہو یا نہ ہو - اخفش نے تصریح کی کہ امت باعتبار لفظ کے واحد ہے اور باعتبار جمع نیز حیوان کی ہر جنس ایک امت ہے (القاری) امت کے مجازی معنی طریقہ کے بھی آتے ہیں

* "جاهلية" جاہلیت، نادانی، حالت جہل ہے - "جہل" سے مشتق ہے، قبل از اسلام حالات اور زمانے کو جاہلیت سے تعبیر کیا جاتا ہے - بخاری لکھتے ہیں جاہلیت سے مراد حالت جاہلیت یعنی اپنی خواہش پر چلنا * "يبغون" وہ چاہتے ہیں، وہ طلب کرتے ہیں -

* چوں کہ قرآن پاک توریت و انجیل کی اس بات میں تصدیق کرتا ہے کہ وہ برحق اور من اللہ تھیں اور ان کے مجموعہ مضامین قرآن شریف میں ہیں اس لئے وہ ان کا "مهيمن" یعنی محافظ ہے - کیونکہ جب وہ مضامین قرآن میں آئے تو اب ان میں کسی طرح کی تبدیلی و تحریف ممکن نہیں * اتباع قرآن کی تاکید * انبیاء علیہم السلام کا اصول مذہب ایک ہے اس لئے پہلے بعد دیگر کتابیں نازل ہوئیں جو ایک دوسرے کی تصدیق و تجدید کرتی ہیں - مگر مصالح وقت کے لحاظ سے احکام بدلتے رہے اسی طرف اشارہ ہے کہ اللہ تعالیٰ چاہتا تو ایک ہی دستور العمل رکھتا اختلاف نہ ہونے دیتا مگر بندوں کی آزمائش کے لئے منظور نہ ہوا جب کہ یہ ایک زمانے کے لوگوں کو ان کے موافق احکام عطا فرمائے تو اب کوئی کوتاہی نہ کرے اس کا قصور یہی آزمائش الٰہی ہے * سعادت مند ہوں کے لئے نیکیوں میں پیش قدمی کا فرمان * یہود و نصاریٰ کے داؤ گھات سے بچنے کا حکم

* شریعت سے مراد احکام ظاہرہ اور منہاج سے طریقت یعنی اس کے مکارم - (کبیر)

تین باتوں کا حکم * اہل کتاب کفار کے درمیان اللہ تعالیٰ کے اتارے ہوئے احکام کا اجراء نفاذ اور اس کے مطابق فیصلے * کفار کے خواہشات کی عدم پیروی اور ان کی مرضی کے موافق فیصلے نہ ہوں * کفار حق سے لغزش دینے کی کوشش کریں گے لہٰذا ان سے محتاط رہیں - جو حق فیصلے کو نہ مانے اسے اس کا خمیازہ بھگتنا پڑے گا -

* جاہلیت یعنی وہ نظام جو انسانی اغراض اور خواہشات کے ہاتھ میں ہو یعنی انسان کے ناقص ناتمام علم کا جس پر قبضہ ہے * بلاشبہ اللہ تعالیٰ سے بہتر کسی کا حکم نہیں ہو سکتا - رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے احکام کے نفاذ و اجراء منصب جلیلہ رکھتے ہیں -

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْيَهُوْدَ وَالنَّصٰرٰٓى اَوْلِيَآءَ ۘ بَعْضُهُمْ
اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ ؕ وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاِنَّهٗ مِنْهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا
يَهْدِى الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۝ فَتَرَى الَّذِيْنَ فِىْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ
يُّسَارِعُوْنَ فِيْهِمْ يَقُوْلُوْنَ نَخْشٰٓى اَنْ تُصِيْبَنَا دَآئِرَةٌ ؕ فَعَسَى اللّٰهُ
اَنْ يَّاْتِىَ بِالْفَتْحِ اَوْ اَمْرٍ مِّنْ عِنْدِهٖ فَيُصْبِحُوْا عَلٰى مَآ اَسَرُّوْا فِىْٓ
اَنْفُسِهِمْ نٰدِمِيْنَ ۝ وَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَهٰٓؤُلَآءِ الَّذِيْنَ اَقْسَمُوْا
بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ ۙ اِنَّهُمْ لَمَعَكُمْ ؕ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ
فَاَصْبَحُوْا خٰسِرِيْنَ ۝

اے ایمان والو! یہود و نصاریٰ کو دوست مت بنانا وہ ایک دوسرے کے دوست ہیں اور تم میں جو کوئی ان سے دوستی کرے گا وہ ان ہی میں (شمار) ہوگا۔ بے شک اللہ ظالم لوگوں کو راہ نہیں دکھاتا ✶ اس لیے تو ایسے لوگوں کو جن کے دلوں میں روگ ہے ان کی طرف دوڑتے ہوئے دیکھتا ہے (وہ) کہتے ہیں کہ ہمیں تو یہ اندیشہ رہتا ہے کہ ہم پر کوئی وقت نہ پڑ جائے لیکن کیا عجیب کہ اللہ (کامل) فتح ہی دے دے یا (اور کوئی) خاص بات اپنی طرف سے (کر دے) تو اس وقت یہ اپنے پوشیدہ دلی خیالات پر شرمندہ ہو کر رہیں ✶ اور جو لوگ ایمان والے ہیں وہ (حیرت سے) کہیں گے ارے یہ کیا وہی لوگ ہیں جو اللہ کی قسمیں بڑے زور و شور سے کھایا کرتے تھے کہ ہم تمہارے ساتھ ہیں ان کے عمل (سب) غارت گئے اور یہ لوگ گھاٹے میں آ گئے۔ (۵/ ۵۱ تا ۵۳)

۵۱۔ دشمنانِ اسلام یہود و نصاریٰ سے دوستی کی ممانعت۔ اہلِ ایمان سے خطاب کہ یہود و نصاریٰ تمہارے دوست ہرگز نہیں ہو سکتے کیونکہ تمہارے دین سے انہیں بغض و عداوت ہے۔ ہاں اپنے والوں سے ان کی دوستی اور محبت ہے۔ میرے نزدیک جو بھی ان سے دلی محبت رکھے وہ ان ہی میں سے ہے۔ حضرت عبد اللہ بن عتبہ نے کہا لوگو! تمہیں اس سے بچنا چاہیے کہ کہیں خود تو معلوم نہ ہو اور تم خدا کے نزدیک یہود و نصرانی بن جاؤ۔ ہم سمجھ گئے کہ آپ کی مراد اسی آیت کے مضمون سے ہے۔ (تفسیر ابن کثیر)

۵۲۔ منافقوں کی گفتگو کا ذکر ہے کہ وہ ان سے دوڑ کر ملتے اور کہتے ہیں کہ ہم کو مصیبت کا اندیشہ ہے ✶ اس کا یہ جواب کہ عنقریب اللہ تعالیٰ اپنے رسولؐ اور مسلمانوں کو ان کے دشمنوں پر فتح یاب کرے گا اور اپنا حکم ازلی جو سلطنت آسمانی کے غلبہ اور ظہور کا ہے پردہ خفا سے عرصہ ظہور میں لائے گا۔ تو اس وقت منافق اپنے دل کی پوشیدہ باتوں پر (کہ اس رسولؐ کو کبھی

علیحدہ ہوگا جن میں یہ ان کے مخالفوں کے ہاتھ سے ان مسلمانوں کا یہ جوش و خروش سرد ہو جائے تا ہم کریں اپنے قدیمی دوستوں سے تعلقات میں) بڑے نادم ہوں گے۔ (تفسیر حقانی)

۵۳۔ مسلمان آپس میں کہا کرتے کہ یہ وہ لوگ ہیں جو بڑے جوش و خروش سے قسمیں کھا کر ہمیں اپنی اعانت کا یقین دلایا کرتے اور ان کا حال یہ ہے کہ جب دیکھو کسی دشمن دین سے سرگوشیاں کر رہے ہیں۔ یہ عجیب لوگ ہیں ان کی کافر دوستی اور مسلم دشمنی کا نتیجہ یہ نکلا کہ جو نیکیاں انہوں نے کی تھیں وہ اکارت ہو گئیں۔ اللہ تعالیٰ نے نفاق کا پردہ چاک کر کے انہیں رسوا کر دیا اور قیامت کے روز انہیں اپنی بدنصیبی کا صحیح احساس ہوگا۔ (ضیاء)

مفہومات مزید: یَتَوَلَّهُمْ جو ان سے دوستی کرے گا ● مَرَضٌ اسم مصدر اور مصدر، بیماری، پریشانی، بیمار ہونا، پریشان ہونا۔ مرض دو طرح کا ہوتا ہے (۱) جسمانی کہ جس کی وجہ سے جسمانی ضعف اضمحلال پیدا ہو جاتا ہے رفتہ رفتہ منافع زندگی سے آدمی محروم ہو جاتا ہے اور بالآخر موت آجاتی ہے (۲) اخلاقی اور قلبی مرض جیسے نفاق، شک، بخل، بزدلی، عقیدہ کی خرابی۔ اخلاقی بیماریوں کی وجہ سے آدمی فضائل اور فضائل محمودہ کے حصول سے محروم ہو جاتا ہے، حیات آخرت کے منافع اس کو حاصل نہیں ہو سکتے۔ غلط عقائد اور ردی افکار کی طرف اس کا قلبی رخ ہو جاتا ہے آخر کار اس کو ابدی موت (یعنی عذاب الٰہی) سے ہمکنار ہونا پڑتا ہے۔ آیات قرآنیہ میں بقول بیضاوی وغیرہ جسمانی روگ بھی مراد ہو سکتا ہے کیونکہ مسلمانوں کی دن دونی رات چوگنی ترقی دیکھ کر منافقوں کو قلبی دکھ ہوتا تھا سینہ میں جلن اور دماغ میں گرمی پیدا ہو گئی تھی اور اخلاقی روگ بھی مراد ہو سکتا ہے حسد نفاق عداوت اور حب ریاست تو ان کی سرشت میں داخل تھی ● یُسَارِعُونَ وہ جلدی کرتے ہیں۔ تیزی کے ساتھ داخل ہوتے ہیں ● نَخْشٰى جمع متکلم مضارع خَشْيَةٌ خوف۔ باب سمع۔ ہم ڈرتے ہیں ہمیں اندیشہ ہے ● دَآئِرَةٌ گردش، مصیبت دَوْرٌ سے جس کے معنی پھرنے کے ہیں "دائرہ" خط محیط کو کہتے ہیں اور اسی مناسبت سے اس کا استعمال گردش، مصیبت اور چکر کے متعلق ہوتا ہے ● حَبِطَتْ وہ اکارت ہو گئے، وہ مٹ گئے وہ ضائع ہو گئے ● خٰسِرِيْنَ ٹوٹا پانے والے، نقصان اٹھانے والے، خراب ہونے والے، زیاں کار

● یہودیوں اور نصرانیوں سے دوستوں کی جیسی معاشرت نہ رکھو ان پر اعتماد نہ کرو۔ قاضی عیاض کی روایت ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو موسیٰ اشعری کو حکم دیا کہ آپ نے جو کچھ لیا اور دیا ہے اسے تحریراً پیش کریں۔ حضرت ابو موسیٰ کا کاتب نصرانی تھا کاتب نے حساب پیش کیا حضرت عمرؓ نے فرمایا یہ بڑی یادداشت رکھتا ہے اور جب پتہ چلا کہ وہ نصرانی ہے تو آپ نے حضرت ابو موسیٰؓ سے فرمایا اسے برطرف کر دو اور یہ آیت شریفہ لَا تَتَّخِذُوا الْيَهُودَ وَالنَّصٰرٰى ... الخ تلاوت فرمائی۔

یہود و نصاریٰ آپس میں ایک دوسرے کے دوست ہیں یعنی ان سب کا مذہب ایک ہے اور سب مسلمانوں کی مخالفت اور ضرر رسانی پر سب متفق ہیں۔ ان سے دوستی کی ممانعت کی وجہ بھی واضح فرما دی تھی۔ جو ان سے دوستی رکھے گا وہ انہی میں سے شمار کیا جائے گا۔

- لہٰذا تم دیکھتے ہو ان لوگوں کو جن کے دلوں میں منافقت کا روگ ہے یا دینی امور میں سستی اور تکاہل ہے وہ ان یہود و نصاریٰ کی طرف اور دوستی میں عجلت کرتے ہیں یعنی ان کی دوستی پر ایسے ڈٹے ہیں کہ ان کی دوستی سے باز نہیں آتے اور جب ٹوکے جاتے تو کہتے کہ صرف ان سے دوستی ہے ورنہ ہمیں ان سے کیا سروکار۔ کہتے ہیں ہم ڈرتے ہیں کہ ہم پر کوئی مصیبت نہ آ جائے اور اگر کفار غلبہ حاصل ہو جائے تو ہم مصیبت کا شکار نہ ہو جائیں۔ ارشاد ربانی ہوا کہ نزدیک ہے کہ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو فاتح و غالب فرما دے یا کوئی اور خاص بات اپنی طرف سے ایسی فرما دے۔ یعنی مسلمانوں کا غلبہ اور یہود و نصاریٰ کا قلع قمع ہو جائے تب تو یہی یہود و نصاریٰ کی دوستی کا دم بھرنے والے پچھتایا کریں گے۔
- اہل ایمان ان لوگوں یعنی یہود و نصاریٰ سے کہیں گے کہ دیکھو یہ منافقین وہ ہیں جو تم اللہ تعالیٰ کی مضبوط قسمیں کھا کر کہا کرتے تھے کہ ہم دل سے تمہارے ساتھ ہیں وقت پڑنے پر ہر طرح تمہاری مدد کریں گے تو دیکھو تو آج یہ تماشا ہی ہے جو کچھ تمہارے لئے مدد خفیہ خبر رسانی وغیرہ اعمال کئے سب بیکار گئے۔ آج ہم تمہارے سر کو بچا کے گئے ہیں یہود و نصاریٰ اور ان کے دوست منافقین دونوں بڑے نقصان میں رہ گئے۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَنْ يَّرْتَدَّ مِنْكُمْ عَنْ دِيْنِهٖ فَسَوْفَ يَاْتِى اللّٰهُ
بِقَوْمٍ يُّحِبُّهُمْ وَيُحِبُّوْنَهٗۤ ۙ اَذِلَّةٍ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اَعِزَّةٍ عَلَى
الْكٰفِرِيْنَ يُجَاهِدُوْنَ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَا يَخَافُوْنَ لَوْمَةَ لَاۤئِمٍ ؕ ذٰلِكَ
فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاۤءُ ؕ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ۝ اِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللّٰهُ
وَرَسُوْلُهٗ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوا الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ
رٰكِعُوْنَ ۝ وَمَنْ يَّتَوَلَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فَاِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ
هُمُ الْغٰلِبُوْنَ ۝ ع

اے ایمان والو! جو پھر گیا تم میں سے اپنے دین سے (تو اس کی بدنصیبی) سو عنقریب لے آئے گا
اللہ تعالیٰ ایک ایسی قوم، محبت کرتا ہے اللہ ان سے اور وہ محبت کرتے ہیں اس سے جو نرم ہوں گے
ایمانداروں کے لئے بہت سخت ہوں گے کافروں پر، جہاد کریں گے اللہ کی راہ میں اور نہ ڈریں گے
کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے یہ (محض) اللہ کا فضل (و کرم) ہے نوازتا ہے
اس سے جسے چاہتا ہے اور اللہ تعالیٰ بڑی کشادہ رحمت والا سب کچھ جاننے والا ہے ٭ تمہارا
مددگار تو صرف اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول (پاک) ہے اور ایمان والے ہیں جو صحیح صحیح نماز
ادا کرتے ہیں اور زکوٰۃ دیا کرتے ہیں اور (ہر حال میں) وہ بارگاہ الٰہی میں جھکنے والے ہیں ٭
اور (یاد رکھو) جس نے مددگار بنایا اللہ کو اور اس کے رسولؐ (کریم) کو اور ایمان والوں
کو (تو وہ اللہ کے گروہ سے ہیں اور) بلاشبہ اللہ کا گروہ ہی غالب آنے والا ہے (۵/۵۴ تا ۵۶)

۵۴۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ اگر کوئی اس پاک دین سے مرتد ہو جائے تو وہ اسلام کی قوت گھٹا نہیں
دے گا اللہ تعالیٰ ایسوں کے بدلے ان لوگوں کو اس سچے دین کی خدمت پر مامور کرے گا جو ان سے ہر حیثیت
میں اچھے ہوں گے ٭ ارتداد کہتے ہیں حق کو چھوڑ کر باطل کی طرف پھر جانے کو ٭ محمد بن کعب کہتے ہیں کہ
یہ آیت سرداران قریش کے بارے میں اتری ٭ کامل ایمان والوں کی صفت بیان ہو رہی ہے کہ یہ
اپنے دوستوں یعنی مسلمانوں کے سامنے بچھ جانے والے جھک جانے والے ہوتے ہیں اور کفار کے مقابلے میں ان
پر بھاری پڑنے والے اور ان پر تیز ہونے والے ہوتے ہیں ٭ حضرت ابو ذرؓ فرماتے ہیں مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے سات باتوں کا حکم دیا ہے (۱) مسکینوں سے محبت رکھنے ان کے ساتھ بیٹھنے اٹھنے کا (۲) دنیوی امور
میں اپنے سے کم درجے کے لوگوں کو دیکھنے اور اپنے سے بڑھے ہوؤں کو نہ دیکھنے کا (۳) صلہ رحمی
کرتے رہنے کا گو دوسرے نہ کرتے ہوں (۴) کسی سے کچھ بھی نہ مانگنے کا (۵) حق بات بیان کرنے کا
گو وہ سب کو کڑوی لگے (۶) دین کے معاملات میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہ ڈرنے کا
(۷) بکثرت لاحول ولا قوۃ الا باللہ پڑھنے کا، کیونکہ یہ کلمہ عرش کے نیچے کا خزانہ ہے (مسند احمد)

ایک اور صحیح حدیث میں ہے کہ مومن کو نہ چاہیے کہ خود کو ذلت میں ڈالے۔ صحابہؓ نے پوچھا کس طرح۔ فرمایا "ان بلاؤں کو سہنے اور ان کے لیے پیش ہو جن کی برداشت کی طاقت نہ ہو" پھر فرمایا: "اللہ کا فضل ہے جسے چاہے دے یعنی کمال ایمان کی یہ صفات اللہ ہی کا عطیہ ہیں اسی کی طرف سے ان کی توفیق ہوتی ہے اس کا فضل بہت ہی وسیع ہے اور وہ کامل علم والا ہے خوب جانتا ہے کہ اس بہت بڑی نعمت کا مستحق کون ہے (بحوالہ تفسیر ابن کثیر)

۵۵۔ جن کے ساتھ موالات واجب ہے ان کا بیان فرمایا ✶ حضرت جابرؓ نے فرمایا کہ یہ آیت حضرت عبداللہ بن سلام کے حق میں نازل ہوئی انہوں نے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ ہماری قوم قریظہ اور نضیر نے ہمیں چھوڑ دیا اور قسمیں کھالیں کہ وہ ہمارے ساتھ ہم نشینی نہ کریں گے اس پر یہ آیت نازل ہوئی تو حضرت عبداللہؓ بن سلام نے کہا ہم راضی ہیں اللہ کے رب ہونے پر اس کے رسول کے نبی ہونے پر مومنین کے دوست ہونے پر اور یہ حکم آیت کا تمام مومنین کے لئے عام ہے سب ایک دوسرے کے دوست اور محب ہیں (تفسیر صدر الافاضل، حاشیہ کنزالایمان)

۵۶۔ جو ایسے ہوں تو وہ "حزب اللہ" ہیں یعنی اللہ کا گروہ ہے اور جو اللہ کا گروہ ہو تو وہ کبھی ان لوگوں سے مغلوب ہونے والا نہیں۔ یہ گروہ جس کی خبر دی گئی تھی مہاجرین اور انصار کا گروہ تھا (ترجمان القرآن)

مفہومات مزید: یَرْتَدَّ - لوٹ جاتا ہے، مرتد ہو جاتا ہے • یُحِبُّوْنَهٗ - وہ اس سے محبت رکھتے ہیں، وہ اس کو دوست رکھتے ہیں • اَذِلَّةٍ - کمزور، نرم دل، ذلیل۔ ذلیلٌ کی جمع ذلیلٌ کے معنی کبھی تو متواضع اور نرم دل کے آتے ہیں اور کبھی کمزور اور ذلیل کے • اَعِزَّةٍ زبردست، عزت والے عزیزٌ کی جمع جس کے معنی زبردست اور با عزت کے ہیں • لَوْمَةَ ملامت کرنا، ملامت • لَآئِمٍ کسی چیز کو برا سمجھ کر ملامت کرنے والا (خواہ وہ چیز بری ہو یا نہ ہو) • وَلِیُّکُمُ - تمہارا دوست • یَّتَوَلَّ جو محبت کرتا ہے دوستی کرتا ہے ✶ دیگر معنی جو منہ موڑے گا اعراض کرے گا، پیٹھ پھیرے گا • حِزْبَ گروہ، جماعت

• کسی فرد یا جماعت کے ارتداد سے دینِ اسلام کو مطلق ضرر نہیں ✶ اللہ تعالیٰ قادر مطلق، رب العزت اور غالب ہے وہ خوش بھی ہوتا ہے ناخوش بھی وہ پسند بھی کرتا اور ناپسند بھی وہ حکم بھی دیتا ہے اور منع بھی کرتا ہے یہاں واضح فرما دیا کہ فلاں فلاں اوصاف والوں کو اللہ تعالیٰ پسند فرماتا ہے اور وہ لوگ بھی اللہ تعالیٰ کو محبوب رکھتے ہیں ✶ اَذِلَّةٍ کے معنی یہاں نرمی و شفقت سے بھرپور اور اَعِزَّةٍ کے معنی ہیں غالب، سخت، مستقل ✶ **مومن مسلم** کی شانِ امتیازی یہ ہے کہ اس کے جذبے بڑے ہوں یا چھوٹے اللہ کی راہ میں رضائے الٰہی کی غرض سے دینِ خدا کی سربلندی کی خاطر ہوں لَا یَخَافُوْنَ لَوْمَةَ لَآئِمٍ یہ شان مومنین مخلصین اور اللہ کے خاص بندوں کی ہے۔

- یہود و نصاریٰ سے دوستی کی ممانعت کے بعد کن سے دوستی رکھی جائے واضح فرمایا گیا کہ اہلِ ایمان کے دوست سب سے پہلے اللہ اور اس کے رسول ﷺ ہیں اور پھر ان کے ماننے والے اہلِ ایمان ہیں جو نمازوں کی پابندی کرتے ہیں اور زکوٰۃ ادا کرتے ہیں اور رکوع (خشوع و خضوع کا اہتمام) کرنے والے ہیں۔
- جو کوئی اللہ تعالیٰ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلمانوں سے دوستی و محبت رکھیں تو خواہ ظاہری لحاظ سے کمزور ہوں، تھوڑے ہوں، بے سروسامان ہوں مگر جہاں کفر پر غالب رہیں گے کیوں کہ وہ تو اللہ کا گروہ ہیں۔ اللہ کا گروہ سب پر غالب ہے۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا دِيْنَكُمْ هُزُوًا وَّلَعِبًا مِّنَ الَّذِيْنَ
اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَالْكُفَّارَ اَوْلِيَآءَ ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝
وَاِذَا نَادَيْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ اتَّخَذُوْهَا هُزُوًا وَّلَعِبًا ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ
قَوْمٌ لَّا يَعْقِلُوْنَ ۝

اے ایمان والو! جن لوگوں کو تم سے پہلے کتاب (آسمانی) مل چکی ہے اور وہ لوگ جو کہ انہوں نے
تمہارے دین کو ہنسی کھیل بنا رکھا ہے ان کو اور کافروں کو دوست نہ بناؤ۔ اور اللہ سے ڈرتے
رہو اگر تم ایمان والے ہو * اور جب تم نماز کے لئے اذان دیتے ہو تو یہ لوگ اس کو ہنسی اور کھیل
بناتے ہیں۔ یہ اس سبب سے ہے کہ یہ لوگ (بالکل) عقل سے کام نہیں لیتے * (۵: ۵۷، ۵۸)

۵۷۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے مومنو! کیا تم ان سے تعلق قائم کرو گے جو تمہارے طاہر و مطہر
دین کو ہنسی میں اڑاتے ہیں اور اسے ایک بازیچۂ اطفال بنائے ہوئے ہیں * کفار سے مراد مشرکین
ہیں * مومن، مومنوں کو چھوڑ کر کفار سے تعلق نہ کریں اور جو ایسا کرے وہ اللہ کے ہاں
کسی بھلائی میں نہیں ہاں ان سے بچاؤ مقصود ہو تو اور بات ہے۔ اللہ تعالیٰ تمہیں اپنی ذات سے ڈرا
رہا ہے اور اللہ تعالیٰ ہی کی طرف لوٹنا ہے۔ (بحوالہ تفسیر ابن کثیر)

۵۸۔ ایسے لوگوں کو دوست نہ بناؤ جو تمہاری نماز کا مذاق اڑاتے اور کھیل بناتے ہیں * ابن ابی
حاتم نے سدی کی روایت سے بیان کیا ہے کہ مدینہ میں ایک عیسائی تھا جب موذن سے اذان
سنتا تو کہتا اللہ جھوٹے کو جلا دے ایک رات اس کا خادم آگ لے کر آیا نصرانی اور اس کی بیوی
سو رہے تھے آگ کی ایک چنگاری اڑ کر عیسائی پر جا پڑی جس سے وہ خود بھی جل گیا
اور اس کی بیوی بھی۔ ایک روایت میں آیا ہے کہ کفار جب اذان سنتے تو جل جاتے ایک بار
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر انہوں نے عرض کیا آپ نے ایک ایسی نئی چیز
نکالی ہے کہ آپ سے پہلے کسی امت میں اس کی نظیر کبھی سننے میں نہیں آئی اگر آپ نبوت کے مدعی
ہیں تو اس چیز کو ایجاد کر کے آپ نے گزشتہ انبیاء کے برخلاف کیوں کیا ہے اگر اس میں کوئی بھلائی
ہوتی تو انہوں نے اسے کیوں نہیں کیا۔ اس پر یہ آیت شریف نازل ہوئی۔ * یہ (حرکت
استہزاء) اس وجہ سے ہے کہ یہ لوگ سمجھتے نہیں ہیں کیونکہ عقل کا تقاضا تو استہزاء نہ کرنے
والوں کسی چیز کی اچھائی برائی پر غور کرنے * یہ آیت بتا رہی ہے کہ کافروں میں دینی سمجھ نہیں ہوتی
خواہ دنیا کے معاملات میں کتنے ہی ہوشیار ہوں (بحوالہ تفسیر مظہری)

مفہومات مزید: تَتَّخِذُوْا تم بناؤ، تم پکڑو۔ اِتِّخَاذٌ سے مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر، چونکہ یہاں لا نہی موجود ہے اس لئے فعل نہی ہے اور نون اعرابی حذف ہو گیا • هُزُوًا۔ مصدر (فتح) بمعنی اسم مفعول مسخرا۔ وہ جس کا مذاق اڑایا جائے۔ چھچھورا ہلکا • لَعِبًا۔ کھیل۔

• یہود اسلامی عبادات کا مذاق اڑایا کرتے تھے اور کفار و مشرکین بھی یہ لوگ اسلام کی ہر چیز سے تمسخر کیا کرتے۔ اللہ تعالیٰ نے اہل ایمان کو ایسے لوگوں کے ساتھ محبت اور دوستی سے منع فرما دیا کہ جو دین کا مذاق اڑائیں ان سے دلی محبت کیسی۔ ان سے دور رہنا ہی ضروری ہے۔

• صحیح بخاری کتاب الاذان اور صحیح مسلم کتاب الصلوٰۃ میں یہ حدیث شریف ہے کہ شیطان اذان کی آواز سنتا ہے تو گوز مارتا ہوا بھاگ جاتا ہے۔ جب اذان ختم ہو جاتی ہے تو پھر آ جاتا ہے۔ تکبیر کے وقت پیٹھ پھیر کر چل دیتا ہے۔ جب تکبیر ختم ہو جاتی ہے تو پھر آ کر نمازیوں کے دلوں میں وسوسے پیدا کرتا ہے۔ یہ بات اچھی طرح واضح ہو گئی کہ شیطان کی طرح شیطان کے پیروکاروں کو اذان کی آواز اچھی نہیں لگتی اس لئے وہ اس کا مذاق اڑاتے ہیں۔ اس آیت (۵/۵۸) سے یہ بھی معلوم ہوا کہ حدیث رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم بھی دین کا ماخذ اور اسی طرح حجت ہے۔

• اے ایمان والو! قولاً اعتقاداً عملاً ہر طرح متقی رہو۔ متقی رہ کر دنیا سے جاؤ کہ تقویٰ ایمان کا زیور ہے۔ ان لوگوں کی بد باطنی کا یہ عالم ہے کہ جب تم نماز کی اذان دیتے ہو یا ایک دوسرے کو نماز کے لئے بلاتے ہو تو تمہاری اذان تکبیر سے اس بلاوے کا مذاق اڑاتے ہیں۔ یہ بہت ہی بے عقل لوگ ہیں اتنا نہیں سمجھتے کہ تمام دنیوی اعلانات سے اسلامی اذان ہر طرح نہایت اعلیٰ و بالا ہے۔ مشرکین کے سنکھ، عیسائیوں کے گھنٹے، یہودیوں کے ناقوس کی بے معنی آوازوں سے اسلامی اذان کی آوازیں کیسی اعلیٰ و افضل ہیں کہ ان میں اللہ کی حمد، نبی کی نبوت کا اعلان بھی ہے، نماز کا بلاوا بھی۔ نماز کے فوائد کا اعلان بھی ہے جس سے نماز کی ترغیب ہوتی ہے ایسی پیاری چیز کا جو قوم مذاق اڑائے وہ تمہاری دوست کب ہو سکتی ہے۔

• اِتَّخَذُوْا: مصدر اِتِّخَاذٌ، فعل ماضی جمع مذکر غائب۔ انہوں نے بنایا، پکڑا

قُلْ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ هَلْ تَنْقِمُونَ مِنَّا إِلَّا أَنْ
آمَنَّا بِاللَّهِ وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْنَا وَمَا أُنْزِلَ مِنْ قَبْلُ وَأَنَّ أَكْثَرَكُمْ
فَاسِقُونَ ۝ قُلْ هَلْ أُنَبِّئُكُمْ بِشَرٍّ مِنْ ذَٰلِكَ مَثُوبَةً عِنْدَ اللَّهِ ۚ مَنْ
لَعَنَهُ اللَّهُ وَغَضِبَ عَلَيْهِ وَجَعَلَ مِنْهُمُ الْقِرَدَةَ وَالْخَنَازِيرَ وَ
عَبَدَ الطَّاغُوتَ ۚ أُولَٰئِكَ شَرٌّ مَكَانًا وَأَضَلُّ عَنْ سَوَاءِ السَّبِيلِ ۝

آپ کہہ دیجئے
کہ اے اہل کتاب! تم ہم سے بس یہی ضد رکھتے ہو نہ کہ ہم ایمان رکھتے ہیں اللہ پر اور جو
کچھ ہمارے اوپر اترا ہے اس پر اور جو کچھ ہم سے پیشتر اتر چکا ہے اس پر اور یہ کہ تم میں
سے اکثر نافرمان ہیں ★ آپ کہہ دیجئے کیا میں تمہیں جتلا دوں وہ جو اللہ کے ہاں پاداش
کے لحاظ سے اس سے (بھی زیادہ) برا ہے وہ، وہ لوگ ہیں جن پر اللہ نے لعنت کی ہے اور
ان پر غضب کیا ہے اور ان میں سے بندر اور سور بنا دیئے اور انہوں نے شیطان کی پرستش کی
ایسے لوگ مقام کے لحاظ سے بدتر اور راہ راست سے بہت دور ہیں (۵ تا ۶۰)

۵۹۔ یہود و نصاریٰ جو اسلام کی عبادت و اذان پر ٹھٹھا کرتے تھے اب ان سے کہا جاتا ہے کہ کیوں
تم ہم پر ٹھٹھا کرتے کیا یہی باعث ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ پر اور جو کچھ اس نبی محترم ﷺ پر اور اس سے
پہلے انبیاء پر نازل کیا ایمان رکھتے ہیں اور تم میں سے اکثر نماز روزہ سے غافل اور فاسق ہیں (بحوالہ تفسیر حقانی)
۶۰۔ دین اسلام اگرچہ وہ تمہارے کہنے سے برا نہیں ہو سکتا لیکن تم نے اسے برا سمجھ رکھا ہے یہ تمہاری
غلطی ہے ★ یہود کو اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت سے دور فرما دیا اور ان کے کفر کی وجہ سے ان پر ناراضگی
کا اظہار فرمایا اور جب الغضب واضح طور پر آیات کا علم ہو گیا ہے پھر بھی جاہلی میں پھنسے رہے
اس لئے اللہ تعالیٰ نے الغضب دھتکارا ★ اور ان میں (یعنی یہودیوں) حضرت داؤد علیہ السلام کے
زمانہ میں بعض کو بندر اور خنزیر بنا دیا اس لئے (کہ) داؤد علیہ السلام نے ان کے لئے بد دعا کی
جب انہوں نے سنیچر کے متعلق حد سے تجاوز کیا اور اللہ تعالیٰ کے حرام کئے ہوئے کو حلال سمجھا
اور ان میں بعض حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زمانہ میں خنزیر کی صورت میں تبدیل ہوئے (کیونکہ انہوں نے
نافرمانی کی) باوجودیکہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کی آیات کا مشاہدہ کیا تاہم کفر پر تلے رہے
اس پر اللہ تعالیٰ نے ان سے ناراض ہو کر ان کی شکلیں تبدیل کر دیں ★ وہ شیطان کے پجاری
ہیں کہ اس نے ہی الغضب ان کو (اللہ تعالیٰ کی نافرمانیوں) پر ابھارا۔ ان کا ٹھکانا بہت برا ہے

اور یہ سیدھی راہ سے زیادہ بہکے ہوئے بھٹکے ہوئے ہیں اور حق سے دور ہیں۔ * فائدہ: ہر گروہ اپنے خیالات پر فخر و خوش ہوتا ہے اور اپنے سے غیروں کے راستے کو برا سمجھتا ہے اور اس سے کراہت و نفرت کرتا ہے لیکن دینِ حق زیادہ حق رکھتا ہے کہ اس کی اتباع کی جائے۔ سچے مومن کی علامت یہ ہے کہ وہ مومن سے محبت کرتا ہے اور یہ کہ اہلِ ایمان سے محبت کرنا اخلاق حسنہ اور اوصاف شریفہ سے ہے۔ (بحوالہ تفسیر روح البیان)

معلومات مزید:

تَنْقِمُوْنَ - تم انکار کرتے ہو، تم بیر رکھتے ہو، تم عیب دیتے ہو، تم انکار کروگے، تم بیر کروگے، تم عیب دوگے۔ نَقَمٌ سے مضارع کا صیغہ جمع مذکر حاضر • اُنَبِّئُكُمْ - میں تم کو بتاؤں - میں تم کو خبر دوں گا اس میں كُمْ ضمیر جمع مذکر حاضر ہے • مَثُوْبَةً - سزا، برا بدلہ - مَثُوْبَةً ثواب کا ہم معنی ہے لیکن اس جگہ مجازاً بطور استہزاء استعمال کیا گیا ہے جیسے بشارت کا استعمال عذاب کے ساتھ آیت فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ میں بطور استہزاء کیا گیا ہے (خازن و کشاف) • لَعَنَهُ: لَعَنَ واحد مذکر غائب ماضی معروف، ہٗ ضمیر مفعول، اس پر لعنت کی، اس کو رحمت سے دور کر دیا۔

غَضِبَ: واحد مذکر غائب ماضی معروف غَضَبٌ مصدر، وہ ناراض ہوا، وہ غضبناک ہوا، امام راغب نے المفردات میں لکھا ہے غَضِبَ لَهٗ کے معنی ہیں کسی زندہ کے سبب غضبناک ہوا، اور غَضِبَ بِهٖ کے معنی ہیں کسی مردہ کے سبب سے غضبناک ہوا اور غَضِبَ عَلَيْهِ کے معنی ہیں اس پر غضبناک ہوا • اَلْقِرَدَةَ: جمع، معرف باللام، بندر، لنگور • خَنَازِيْرَ: سور خنزیر کی جمع راغب اصفہانی لکھتے ہیں ارشاد خداوندی ہے وَجَعَلَ مِنْهُمُ الْقِرَدَةَ وَالْخَنَازِيْرَ (اور کئے ان میں سے بندر اور سور) کے متعلق کہا گیا ہے کہ اس سے مخصوص جانور کو مراد لیا ہے، اور یہ بھی قول ہے کہ اس سے وہ شخص مراد ہے کہ جس کے اخلاق اور افعال ان جانوروں کے مشابہ ہوں نہ یہ کہ جس کی خلقت اس طرح کی ہو، اور آیت میں دونوں باتیں مراد ہیں، کیونکہ مروی ہے کہ ایک قوم کی خلقت مسخ ہو گئی تھی، اسی طرح انسانوں میں ایسی جماعت موجود ہے کہ جب ان کے اخلاق کو جانچا جائے تو وہ بندروں اور سوروں کی طرح نکلیں گے اگرچہ ان کی صورتیں انسانوں کی سی صورتیں ہیں • طَاغُوْتَ: شیطان، حق سے روکنے والے بت، معبود باطل، سرکش، سخت طاغی، مفسد، ہر دنگا (ہر دنگا وہ جو ناحق سر دار)

کا دعویٰ کرے جو کچھ سند نہ رکھے ایسے کو طاغوت کہتے ہیں بت اور شیطان اور زبردست ظالم سب یہی ہیں)** طاغوت سے کیا مراد ہے؟ امام فخر الدین رازی نے مفسرین سے اس بارے میں پانچ اقوال نقل کئے ہیں۔ (۱) حضرت عمر رضی اللہ عنہ، مجاہد اور قتادہ نے شیطان کے معنی بیان کئے ہیں (۲) سعید بن جبیر نے کاہن کہا ہے (۳) ابوالعالیہ نے ساحر بتایا ہے (۴) بعض مفسرین اصنام (بت) بیان کرتے ہیں اور پانچواں قول یہ ہے کہ اس سے سرکش جن اور انسان نیز ہر وہ شخص جو حد سے گزر جائے مراد ہے۔ امام رازی فرماتے ہیں کہ تحقیق اس بارے میں یہ ہے کہ چونکہ ان سب اشیاء سے اقبال کے وقت طغیان کا حصول ہوا اس لئے یہ سب چیزیں اسباب طغیان قرار دے دی گئیں۔ (تفسیر کبیر) حقیقت یہ ہے کہ اس سلسلہ میں جو بھی اقوال بیان کئے گئے ہیں وہ تعیین کے لئے نہیں بلکہ تمثیل کے طور پر ہیں۔ طاغوت اپنے عموم کے اعتبار سے ہر معصیت میں حد سے گزر جانے والے نیز ہر اس معبود کے لئے کہ جس کی حق تعالیٰ کے سوا پرستش کی جائے استعمال ہوتا ہے اور اسی اعتبار سے ساحر، کاہن، سرکش جن اور خیر کے راستے سے روکنے والے کو طاغوت سے موسوم کیا جاتا ہے (مفردات امام راغب اصفہانی) چنانچہ امام محمد بن جریر طبری فرماتے ہیں "میرے نزدیک "طاغوت" کے بارے میں صحیح بات یہی ہے کہ جو بھی اللہ تعالیٰ کی نافرمانی میں حد سے متجاوز ہو اور اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر اسے پوجا بھی جائے وہ طاغوت ہے خواہ جو اس کو پوجتا ہے اس پر اس کا دباؤ ہو خواہ پوجنے والے کی اپنی مرضی ہو اور خواہ وہ معبود انسان ہو یا شیطان، مقبرہ ہو یا صنم یا کچھ بھی کیوں نہ ہو (تفسیر ابن جریر طبری) علامہ محب الدین ابوالبقاء العکبری لکھتے ہیں "طاغوت مذکر بھی آتا ہے اور مونث بھی، نیز واحد جمع مذکر مونث سب ایک ہی طرح پر استعمال کیا جاتا ہے" نیز علامہ جاراللہ محمود زمخشری رقمطراز ہیں۔ "یہ لفظ شیطان یا شیاطین کے لئے استعمال کیا گیا ہے کیونکہ یہ مصدر ہے اور اس میں کئی مبالغے ہیں (۱) مصدر سے موسوم کرنا گویا کہ شیطان کی ذات خود طغیان ہے (۲) صیغہ بھی مبالغہ کا صیغہ ہے کیونکہ رحموت کے معنی ہیں وسیع رحمت اور ملکوت کے معنی ہیں فراخ ملک (۳) قلب جو اختصاص کے لئے ہے استعمال نہیں ہوتا (الکشاف) ● مَكَانًا اسم ظرف منصوب جگہ ● أَضَلُّ : بہت بہکا ہوا، زیادہ بے راہ، زیادہ گمراہ ضَلَالٌ سے جس کے معنی سیدھے راستے سے ہٹنے کے ہیں ● سَوَاءٌ : برابر، اسم مصدر ہے بمعنی استواء یعنی دونوں طرف سے بالکل برابر ہونے کے نہ اس کا تثنیہ بنایا جاتا ہے نہ جمع

** (مفردات القرآن)

(روح المعانی) ● سَبِیل : راستہ، راہ۔ "سبیل" اصل میں اس راہ کو کہتے ہیں جو واضح ہو اور اس میں سہولت ہو۔ امام راغب لکھتے ہیں: "سبیل" کا استعمال ہر اس شے کے لئے ہوتا ہے جس کے ذریعہ کسی شے تک پہنچا جا سکے خواہ وہ شے شر ہو یا خیر۔ نیز واضح راستہ بھی اس سے مراد لیا جاتا ہے۔ یہ لفظ مذکر بھی استعمال ہوتا ہے اور مؤنث بھی۔ ابن الاثیر نے کہا ہے کہ اس کی تانیث زیادہ غالب ہے۔ (النہایہ)

● یہود کی ایک جماعت نے سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ آپ انبیاء میں سے کس کس کو مانتے ہیں؟ حضور انور نے جواب میں فرمایا کہ میں اللہ پر ایمان رکھتا ہوں اور جو ہم پر نازل فرمایا اور جو حضرت ابراہیم و اسماعیل و اسحٰق و یعقوب و اسباط علیہم السلام پر نازل فرمایا اور جو حضرت موسیٰ و عیسیٰ کو دیا گیا یعنی توریت و انجیل اور جو اور نبیوں کو ان کے رب کی طرف سے دیا گیا سب کو مانتا ہوں ہم انبیاء میں فرق نہیں کرتے کہ کسی کو مانیں اور کسی کو نہ مانیں۔ جب یہودیوں کو معلوم ہوا کہ آپ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نبوت کو بھی مانتے ہیں تو وہ آپ کی نبوت کے منکر ہو گئے اور کہنے لگے جو عیسیٰ (علیہ السلام) کو مانے ہم اس پر ایمان نہ لاویں گے اس پر یہ آیت (۵/۵۹) نازل ہوئی۔

● اللہ تعالیٰ کے نزدیک بدتر شے یہ لوگ وہ ہیں جن پر اللہ تعالیٰ نے دنیا میں پھٹکار فرمائی اور آخرت میں غضب کیا اور بدترین وہ لوگ ہیں جنہیں اللہ نے دنیا میں بندر اور سور بنا دیا ان کی صورتیں مسخ فرما دیں اور انہیں ایسا بے عقل بنا دیا کہ وہ باوجود اہلِ کتاب ہونے کا دعویٰ کرنے کے شیطان کے پجاری بنے تھے۔ یہ لوگ بدترین درجے کے ہیں اور خدا کی راہ سے بہت بھٹکے ہوئے۔